

از عدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 20 مئی 1959

کمشنر انکم ٹیکس، دہلی

بنام

میسرز۔ پی۔ ایم۔ راٹھو ڈائینڈ کمپنی۔

(بی پی سنہا، جے ایل کپور اور ایم حیدایات اللہ، جسٹس صاحبان)

آمدنی ٹیکس۔ جمع یا منافع کی وصولی کی جگہ۔ حصہ B ریاست میں کسی تاجر کے ذریعے حصہ A یا C ریاستوں میں صارفین کو فروخت کیا جانے والا سامان۔ قابل ادائیگی ڈاک یا ریل کے ذریعے بھیجی گئی اشیا۔ ڈاک خانہ، چاہے وہ بیچنے والے کا ایجنٹ ہو یا سامان کا بیلی۔ بینکروں کو بھیجی گئی ریلوے رسید ادائیگی کے بدلے گاہوں تک پہنچائی جائے گی۔ حصہ B ریاستوں پر لاگو ٹیکس کی رعایتی شرح۔ انڈین سیل آف گڈز ایکٹ، 1930 (3، سال 1930)، دفعہ 25(1)۔ انڈین کنٹریکٹ ایکٹ، 1872 (9، سال 1872)، دفعہ 148۔

جواب دہندگان مدھیہ بھارت کے رتلام میں خوشبو اور بالوں کے تیل کے مینوفیکچررز تھے جو متعلقہ وقت میں حصہ B ریاست تھی۔ انہوں نے ایسے ایجنٹوں کو بھیجا جنہوں نے احکامات کی تشہیر کی۔ آرڈر کردہ سامان رتلام سے گاہوں کو یا تو ڈاک خانے کے بذریعے قابل ادائیگی ڈاک کے بذریعے بھیجا جاتا تھا یا انہیں وہاں سے ریل کے بذریعے بھیجا جاتا تھا اور خود کے حق میں ریلوے رسیدیں اس ہدایت کے ساتھ بینک کے بذریعے بھیجی جاتی تھیں کہ انہیں (ریلوے رسیدیں) منسلک ڈیمانڈ ڈرافٹ کی ادائیگی کے خلاف حوالے کیا جائے۔ بینک کو موصول ہونے پر قیمت ڈیمانڈ ڈرافٹ کے ذریعے رتلام کے جواب دہندگان کو بھیجی گئی تھی جنہوں نے اسے نقد کر کے بمبئی میں اپنے کھاتے میں جمع کرایا تھا۔ حصہ A اور C ریاستوں میں گاہوں کو سامان کی اس طرح کی فروخت سے ہونے والے منافع کے سلسلے میں جواب دہندگان کا تخمینہ کاری اس شرح یا شرح پر لگایا گیا جو حصہ A ریاستوں میں پیدا

ہونے والی یا جمع ہونے والی آمدنی، منافع یا فوائد پر لاگو ہوتی ہے، اس بنیاد پر کہ حصہ A اور C ریاستوں میں فروخت متاثر ہوئی تھی اور وہاں بھی ادائیگیاں وصول کی گئیں۔ جواب دہندگان نے دعویٰ کیا کہ قیمتوں کا احساس رتلام میں رسیدوں کی تشکیل کرتا ہے اور اس لیے ان مشخصہ حصہ B ریاستوں پر لاگو رعایتی شرحوں پر کیا جانا واجب ہے۔ اپیلٹ ٹریبونل نے فیصلہ دیا کہ قابل ادائیگی ڈاک کے بذریعے بھیجے گئے سامان کی قیمت رتلام میں موصول ہوئی تھی اور بینک ڈرافٹس کے بذریعے موصول ہونے والی قیمت کے سلسلے میں جو بمبئی میں بینک کے بذریعے وصول کی گئی تھی، اس رقم کو حصہ A ریاست میں موصول ہونے کے طور پر ماننا چاہیے۔ انکم ٹیکس کمشنر اور جواب دہندگان کے کہنے پر ٹریبونل نے دو سوالات عدالت عالیہ کو بھیجے: (1) کیا حصہ A یا C ریاستوں میں قابل ادائیگی بینک ڈرافٹ لیکن رتلام میں موصول ہوئے اور بمبئی میں ٹیکس دہندہ کے بینکروں کے بذریعے نقدی کی گئی، حصہ A ریاست میں رسیدیں تشکیل دی گئیں؟ (2) کیا قدر قابل ادائیگی ڈاک کے ذریعے حصہ A یا C ریاستوں میں گاہکوں کو ٹیکس مشخص الیہ کی طرف سے بھیجے گئے سامان کے سلسلے میں رتلام میں فروخت کی آمدنی (جس میں ٹیکس مشخص الیہ کا منافع بھی شامل ہے) حصہ B ریاست میں رتلام میں آمدنی، نفع یا منافع کی رسیدوں کے مترادف ہے؟ عدالت عالیہ نے جواب دہندگان کے حق میں دونوں سوالات کا جواب دینے کے بعد، انکم ٹیکس کمشنر نے سپریم کورٹ میں اپیل کو ترجیح دی:-

قرار پایا گیا کہ (1) جب عدالت کو بھیجا گیا کوئی سوال مناسب طریقے سے تیار نہیں کیا جاتا ہے، تو عدالت کے لیے یہ کھلا ہے کہ وہ اس سوال کو دوبارہ ترتیب دے جو کیس کے حقائق کی مناسب تعریف پر پیدا ہوتا ہے۔

نارائن سودیشی ویونینگ ملز بنام کمشنر آف ایکس پرافٹ ٹیکس، [1955] 1 ایس سی۔ آر۔ 925، اس کے بعد۔

موجودہ کیس کے حقائق پر جو مناسب سوال پیدا ہوا وہ یہ تھا: "چاہے اس معاملے کے حقائق اور حالات پر حصہ A یا C ریاستوں میں کسی بینکر کے ذریعے بیچنے والے کی طرف سے بھیجی گئی اشیا کے لیے ریلوے رسیدوں کی فراہمی کے خلاف خریدار سے موصول ہونے والی ادائیگی ان ریاستوں میں ہو یا رتلام میں جو حصہ B ریاست تھی۔

(2) جہاں مال ریل کے ذریعے بھیجا جاتا ہے اور خود کے حق میں ریلوے رسیدیں کسی بینکر کو بھیجی جاتی ہیں تاکہ قیمت کی ادائیگی کے خلاف خریدار کو پہنچائی جائیں، معاہدے کی تخصیص صرف

مشروط ہوتی ہے اور کارکردگی صرف اس وقت مکمل ہوتی ہے جب رقم کی ادائیگی کی جاتی ہے اور ریلوے کی رسیدیں پہنچائی جاتی ہیں۔

اس کے مطابق، جہاں موجودہ معاملے کی طرح، کسی بینکر کو حصہ A یا C ریاست میں کسی خریدار سے جواب دہندگان کی طرف سے بھیجے گئے سامان کے حق میں ریلوے رسید کی فراہمی کے خلاف ادائیگی موصول ہوئی تھی، معاہدہ حصہ A یا C ریاستوں میں انجام دیا گیا ہونا چاہیے اور ان لین دین سے پیدا ہونے والی آمدنی کو وہاں موصول ہونا چاہیے۔

(3) قدر قابل ادائیگی ڈاک کے ذریعے مضامین کی ترسیل کو کنٹرول کرنے والے اصول یہ

ہیں:-

(i) کہ پوسٹ آفس سامان کی ترسیل کے خلاف قیمت کی وصولی کے لیے بیچنے والے کالیکٹ ہے۔ موٹھی رنگیا چبٹی بنام سکریٹری آف اسٹیٹ برائے بھارت، (1904) آئی ایل آر۔ 28 مدراس 233، منظور شدہ۔

(ii) یہ کہ بیچنے والا اس وقت تک سامان پر کنٹرول برقرار رکھے جب تک کہ ادائیگی کے خلاف خریدار کو سامان پہنچایا جاتا ہے اور معاہدہ بھارتیہ سیل آف گڈز ایکٹ 1930 کی دفعہ 25(1) کے تحت آتا ہے۔

میر ایٹا بنام امپیریل عثمان بینک، (1878) Ex. 3 ڈی۔ 164 اور دی پارچم، [1918] اے سی 157، کا حوالہ دیا گیا ہے۔

(iii) یہاں تک کہ اگر ڈاک خانہ کو خریدار تک پہنچانے کے لئے سامان حاصل کرنے والا سمجھا جاتا تھا، تو معاہدہ بھارتیہ سیل آف گڈز ایکٹ کی دفعہ 25 کے تحت آتا ہے اور تخصیص مشروط ہے اور جب تک شرط پوری نہیں ہوتی تب تک سامان میں موجود جائیداد منتقل نہیں ہوتی؛ اور،

(iv) یہ کہ بیچنے والے کا فرض ہے کہ وہ حاصل کرنے والے کی ہدایات کے مطابق سامان کو ٹھکانے لگائے جو اس معاملے میں ادائیگی کے خلاف سامان پہنچانا تھا۔ لہذا حاصل کرنے والے نے سامان کی ترسیل کی جگہ پر قیمت حاصل کی اور بیچنے والے کی طرف سے ایسا کیا۔

نتیجتاً، موجودہ معاملے میں، قابل ادائیگی ڈاک کے ذریعے حصہ A یا C ریاست کو بھیجے گئے سامان کے سلسلے میں قیمت وہاں موصول ہوئی تھی نہ کہ رتلام میں۔

کمشنر انکم ٹیکس بنام اوگل گلاس ورکس لمیٹڈ، [1955] 1 ایس سی آر 185 اور دی بد شی
انلین اینڈ سوڈا فیریک بنام دی بیسل کیمیکل ورکس، [1898] اے سی 200، ممتاز شدہ۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 373، سال 1957۔

1954 کے دیوانی متفرقہ مقدمہ نمبر 40 میں اندور میں سابق مدھیہ بھارت ہائی کورٹ کے
20 ستمبر 1955 کے فیصلے اور حکم نامے کے خلاف اپیل۔

اپیل کنندہ کی طرف سے بھارت کے سالیسیٹر جنرل سی کے ڈیفٹری، کے این راج گوپال
شاستری، آرا تچ دھیر اور ڈی گپتا۔

ایس ایس شکلا، مدعا علیہ کے لیے۔

20.1959 مئی۔

عدالت کا فیصلہ جسٹس کپور نے سنایا۔

کاپور جسٹس۔ عدالت عالیہ کے ایک سرٹیفکیٹ پر یہ اپیل انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 66(1) کے
تحت انکم ٹیکس اپیلیٹ ٹریبونل کے حوالہ میں مدھیہ بھارت کی عدالت عالیہ کے فیصلے کے خلاف
لائی گئی ہے۔ اپیل کنندہ انکم ٹیکس کا کمشنر ہوتا ہے اور مدعا علیہان مدھیہ بھارت کے رتلام میں خوشبو
اور بالوں کے تیل بنانے والوں کی ایک فرم ہیں اور ان کا سامان پورے بھارت میں فروخت ہوتا ہے۔
متعلقہ وقت میں مدھیہ بھارت ایک حصہ B ریاست تھی اور اس کے تعین کے لیے واحد سوال یہ ہے
کہ آمدنی، منافع اور فوائد کہاں تھے، موصول ہوئے یا موصول ہونے والے سمجھے گئے تھے اور اس کا
انحصار اس شرح پر ہوگا جس پر حصہ بی ریاستوں پر لاگو رعایتی شرحوں کی وجہ سے جو اب دہندگان
مشخصہ لگایا جائے گا۔

حقائق مختصر ہیں۔ مدعا علیہان، جو کہ ایک رجسٹرڈ فرم ہیں، کو مالی سال 1950-51 کے لیے
ایسے نرخوں پر جانچا گیا جو حصہ A ریاستوں میں حاصل ہونے والی آمدنی، منافع، اور فوائد پر لاگو ہوتے
ہیں۔ ان کے کاروبار کا سلسلہ یہ تھا: انہوں نے بھارت کے مختلف حصوں میں ایجنٹ بھیجے۔ وہ
آرڈروں کی تشہیر کرتے تھے اور بعض اوقات مکمل یا جزوی طور پر پیشگی ادائیگیاں کرتے تھے اور اپنے
اخراجات کاٹنے کے بعد بینک ڈرافٹ وغیرہ کے بذریعے رتلام میں جو اب دہندگان کو بقایا رقم بھیج

دیتے تھے۔ آرڈر کردہ سامان گاہکوں کو یا تو قدر قابل ادائیگی ڈاک کے ذریعے یا ریل کے ذریعے بھیجا جاتا تھا۔ مؤخر الذکر معاملے میں خود کے حق میں ریلوے رسیدیں خریداروں پر تیار کردہ ڈیمانڈ ڈرافٹ کی ادائیگی کے خلاف ترسیل کے قابل بینک کے ذریعے بھیجی گئیں اور ریلوے رسیدوں کے ساتھ بھیجی گئیں۔ یہ قیمت جب بینک کو موصول ہوئی تو بینک نے بینک ڈرافٹ کے ذریعے رتلام میں جواب دہندگان کو بھیجی تھی جنہوں نے انہیں نقد رقم کے لیے بھیجا اور بمبئی میں ان کے کھاتے میں جمع کیا۔

انکم ٹیکس افسر نے مؤقف اختیار کیا کہ حصہ A اینڈ C ریاستوں میں گاہکوں کو سامان کی بڑی مقدار یا تو قدر قابل ادائیگی ڈاک کے ذریعے یا ریل کے ذریعے فراہم کی جاتی تھی، ریلوے کی رسیدیں جواب دہندگان کے حق میں ہوتی تھیں اور ادائیگی موصول ہوتی تھی جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا تھا۔

ٹیکس دہندگان کا بینکر بینک آف بھارت لمیٹڈ، بمبئی تھا، اور انکم ٹیکس افسر کے مطابق فروخت کی آمدنی بنیادی طور پر اس بینک کے ذریعے حاصل کی جاتی تھی۔ انہوں نے مؤقف اختیار کیا کہ فروخت حصہ A اینڈ C ریاستوں میں کی گئی تھی اور ادائیگیاں بھی وہاں موصول ہوئی تھیں۔ اس لیے انہوں نے حصہ B ریاستوں پر لاگو رعایتی شرحوں کی وجہ سے کسی چھوٹ اجازت دیے بغیر 5,09,424 روپے کی فروخت پر 1,60,340 روپے کے تخمینی منافع پر تخمینہ کاری کی۔ اپیلٹ اسسٹنٹ کی اپیل پر کمشنر نے تخمینہ شدہ منافع میں 20,000 روپے کی کمی کر دی۔ انکم ٹیکس اپیلیٹ ٹریبونل نے مزید اپیل پر حصہ A اینڈ C ریاستوں کی کل آمدنی کو کم کر کے 2,85,376 روپے کر دیا۔ اس سے پتہ چلا کہ پوسٹ آفس کے ذریعے موصول ہونے والی آمدنی، یعنی قدر قابل ادائیگی ڈاک کے ذریعے موصول ہونے والے 1,23,710 روپے تھے اور جو ریل کے ذریعے بھیجے گئے سامان کے سلسلے میں موصول ہوتے تھے اور بینک ڈرافٹ کے ذریعے وصول ہوتے تھے وہ 2,85,376 روپے تھے جس سے کل 4,21,955 روپے بنتے تھے۔ اس نے یہ بھی مؤقف اختیار کیا کہ آرڈروں کے ساتھ موصول ہونے والی پیشگی رقم رتلام میں موصول ہونے والی آمدنی، منافع اور فوائد تھے نہ کہ حصہ A اینڈ C ریاستوں میں اور اسی طرح قدر قابل ادائیگی ڈاک کی طرف سے بھیجے گئے سامان کی قیمت بھی رتلام میں موصول ہونے والی رقم تھی۔ بینک ڈرافٹس کے ذریعے موصول ہونے والی قیمت کے حوالے سے اس کا مؤقف تھا کہ وہ رتلام میں موصول ہوئی تھیں لیکن انہیں نقد رقم کے لیے بمبئی میں ٹیکس دہندہ کے بینکر کے پاس بھیجا گیا تھا اور اس لیے یہ سمجھا جانا چاہیے کہ وہ حصہ A ریاست میں موصول ہوئی ہیں۔ یہ رقم 2,85,376 روپے تھی۔ ٹریبونل نے

کر لو سکر بروس لمیٹڈ بنام انکم ٹیکس کمشنر (1) میں بمبئی عدالت عالیہ کے فیصلے کا حوالہ دینے کے بعد نے کہا:-

"تاہم، اس معاملے میں حقائق بالکل مختلف ہیں۔ ہر معاملے میں ٹیکس مشخص الیہ کی طرف سے اپنے بینکروں کو بھیجے گئے طباعت شدہ مشورے سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ بینکروں کو انسلاک ڈیمانڈ ڈرافٹ کی ادائیگی کے خلاف سامان حوالے کرنا ہے۔ یہ ایسا معاملہ نہیں ہے جہاں ٹیکس مشخص الیہ چیک یا بینک ڈرافٹ کی وصولی پر غیر مشروط ادائیگی کرتا ہے۔ ہم اپیلیٹ اسسٹنٹ کمشنر سے اتفاق کرتے ہیں کہ بمبئی میں 2,85,376 روپے کی حد تک فروخت کی آمدنی موصول ہوئی تھی۔"

ٹیکس دہندگان اور کمشنر دونوں نے انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 66(1) کے تحت عدالت عالیہ میں حوالہ کے لیے درخواست دی اور درج ذیل دو سوالات بھیجے گئے:-

سوال 1 "کیا قدر قابل ادائیگی ڈاک کے ذریعے حصہ A یا C ریاستوں میں گاہکوں کو ٹیکس مشخص الیہ کی طرف سے بھیجے گئے سامان کے سلسلے میں رتلام میں فروخت کی آمدنی (جس میں ٹیکس مشخص الیہ کا منافع بھی شامل ہے) حصہ B ریاستوں میں رتلام میں آمدنی، منافع یا فوائد کی رسیدوں کے مترادف ہے؟"

سوال 2 "کیا حصہ A یا C ریاستوں میں قابل ادائیگی بینک ڈرافٹ لیکن رتلام میں موصول ہوئے اور بمبئی میں ٹیکس دہندہ کے بینکروں کے بذریعے نقدی کی گئی، حصہ A ریاست میں رسیدیں تشکیل دی گئیں؟"

عدالت عالیہ نے ان دونوں سوالوں کا جواب ٹیکس دہندگان کے حق میں دیا لیکن ایک سرٹیفکیٹ دیا اور اس لیے اپیل انکم ٹیکس کمشنر کے ذریعے کی جاتی ہے۔

ان فروختوں کے علاوہ جو رتلام میں ہی ہوئی سمجھی جاتی تھیں، جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے، گاہکوں کو مندرجہ ذیل دو طریقوں میں سے ایک کے ذریعے سامان فراہم کیا جاتا تھا۔ سامان یا تو رتلام سے پوسٹ آفس کے بذریعے قدر قابل ادائیگی ڈاک کے بذریعے بھیجا جاتا تھا یا انہیں وہاں سے ریل کے بذریعے بھیجا جاتا تھا اور خود کے حق میں ریلوے رسیدیں بینک کے بذریعے اس ہدایت کے ساتھ بھیجی جاتی تھیں کہ سامان کو منسلک ڈیمانڈ ڈرافٹ کی ادائیگی کے خلاف حوالے کیا جائے۔

ہم سب سے پہلے اس حصے سے نمٹیں گے جس میں قدر قابل ادائیگی ڈاک نظام کے تحت ڈاک کے ذریعے سامان بھیجا گیا تھا۔ اس نظام کا مقصد پوسٹ آفس گائیڈ کے قاعدہ 133 میں درج ذیل دیا گیا ہے:-

"قدر قابل ادائیگی ڈاک نظام ان افراد کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے بنایا گیا ہے جو اشیا کی وصولی کے وقت انہیں بھیجی گئی اشیا یا ان سے متعلق بل یا ریلوے رسید کی ادائیگی کرنا چاہتے ہیں اور تاجروں و دیگر افراد کی ضروریات کو بھی پورا کرنا چاہتے ہیں جو پوسٹ آفس کی ایجنسی کے بذریعے ان کے بذریعے فراہم کردہ اشیا کی قیمت وصول کرنا چاہتے ہیں۔"

قدر قابل ادائیگی ڈاک کے ذریعے سامان کی ترسیل کی صورت میں اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ خریدار سامان کو قدر قابل ادائیگی ڈاک کے ذریعے بھیجنے کی ہدایت کرتا ہے یا بیچنے والا اپنی مرضی سے ایسا کرتا ہے کیونکہ بیچنے والے کے ذریعے پوسٹ آفس کو سونپا گیا سامان صرف ادائیگی کے خلاف خریدار کو پہنچایا جاسکتا ہے اور یہ ادائیگی بیچنے والے کے لیے اور اس کی طرف سے وصول کی جاتی ہے۔ خریدار اس وقت تک ادائیگی نہیں کرتا جب تک کہ اسے سامان موصول نہ ہو جائے اور ایک بار جب وہ قیمت ادا کر دیتا ہے تو یہ پوسٹ آفس ہوتا ہے جو اسے موصول ہونے والی رقم بیچنے والے کو ادا کرنے کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ خریدار کی اب اس سلسلے میں کوئی ذمہ داری نہیں ہے۔ لہذا پوسٹ آفس کو ادائیگی بیچنے والے کو اور اس جگہ پر ادائیگی ہے جہاں سامان پہنچایا جاتا ہے اور ادائیگی کی جاتی ہے۔ خریدار کو سامان پہنچانے سے پہلے بیچنے والے کے پاس قدر قابل ادائیگی ڈاک کے قواعد کے تحت یہ اختیار ہوتا ہے کہ وہ پوسٹ آفس کو ہدایت کرے کہ وہ وصول کنندہ کو مفت ترسیل کرے یا اصل میں بیان کردہ رقم سے مختلف رقم کے عوض ترسیل کرے۔ اس سے پوسٹ آفس کے خریدار کا ایجنٹ ہونے پر منفی اثر پڑے گا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ قدر قابل ادائیگی ڈاک نظام کے تحت بیچنے والے کی طرف سے بھیجے گئے سامان کی نقل و حمل کے سلسلے میں بیچنے والے اور پوسٹ آفس کے درمیان جو بھی عدالتی تعلق ہو، وہ قیمت کی وصولی کے لیے بیچنے والے کا ایجنٹ بن جاتا ہے اور اگر وہ قیمت کی وصولی میں ناکام رہتا ہے اور سامان پہنچاتا ہے تو وہ بیچنے والے کو ہر جانے کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ موٹھی رنگ یا چھٹی بنام سکریٹری آف اسٹیٹ برائے بھارت (1)۔

قدر قابل ادائیگی ڈاک نظام کے تحت بیچنے والا اس وقت تک سامان پر کنٹرول رکھتا ہے جب تک کہ قیمت کی ادائیگی کے خلاف خریدار کو سامان پہنچایا جاتا ہے اور اس لیے معاہدہ بھارتیہ سیل آف گڈز ایکٹ کی دفعہ 25 کے تحت آتا ہے جس میں کہا گیا ہے:-

دفعہ 25(1)۔ "جہاں مخصوص سامان کی فروخت کا معاہدہ ہوتا ہے یا جہاں بعد میں سامان کو معاہدے کے لیے مختص کیا جاتا ہے، بیچنے والا معاہدے یا تخصیص کی قیود کے مطابق سامان کو ٹھکانے لگانے کا حق محفوظ رکھ سکتا ہے جب تک کہ کچھ قیود پوری نہ ہو جائیں۔ ایسی صورت میں، خریدار کو سامان کی ترسیل کے باوجود، یا خریدار کو ترسیل کے مقصد سے کسی کیریئر یا دیگر حاصل کرنے والے کو، سامان میں موجود جائیداد خریدار کے پاس اس وقت تک نہیں جاتی جب تک کہ بیچنے والے کی طرف سے عائد کردہ شرائط پوری نہ ہو جائیں۔"

اس کے بعد اصول یہ ہے کہ اگر بیچنے والا وہ سامان بھیجتا ہے جسے وہ معاہدے کے تحت پہنچانے کا ارادہ رکھتا ہے، تو اس ہدایت کے ساتھ کہ قیمت کی ادائیگی تک سامان خریدار کو نہیں پہنچایا جائے، تو تخصیص مطلق نہیں بلکہ مشروط ہے اور جب تک قیمت ادا نہیں کی جاتی ہے تب تک سامان میں موجود جائیداد خریدار کے پاس نہیں جاتی ہے۔ میراٹا بنام امپیریل عثمان بینک (2) صفحہ 173-172 پر (کاٹن، ایل جے)۔ دی پارچم (3) صفحہ 170-171 پر (پر لارڈ پارکر) بھی دیکھیں۔ اور مال اس جگہ سے گزرتا ہے جہاں قیمت ادا کی جاتی ہے، یعنی، جو موجودہ معاملے میں A یا C ریاست میں تھا۔ اس طرح قیمت بیچنے والے کو A یا C ریاست میں موصول ہوئی۔

لیکن جو اب دہندگان کی جانب سے یہ پیش کیا گیا کہ موجودہ کیس میں کمشنر انکم ٹیکس بنام اوگل گلاس ورکس لمیٹڈ (4) میں اس عدالت کا فیصلہ لاگو ہوتا ہے۔ وہاں ٹیکس مشنص الیہ ایک ایسی کمپنی تھی جو بھارتیہ ریاست (برطانوی بھارت سے باہر) میں کاروبار کر رہی تھی اور بھارتیہ انکم ٹیکس کے لیے اس کی ذمہ داری برطانوی بھارت کے اندر اس کی رقم کی وصولی پر منحصر تھی۔ ٹیکس مشنص الیہ کو حکومت ہند کو فراہم کردہ سامان کے لیے ادائیگی کرنی پڑتی تھی اور اس کی درخواست پر حکومت ہند نے چیک کے ذریعے ادائیگی کرنے پر رضامندی ظاہر کی جو دہلی میں بمبئی بینک پر تیار کیے گئے تھے اور دہلی میں تعینات کیے گئے تھے اور ٹیکس مشنص الیہ کو بھارتیہ ریاست میں موصول ہوئے تھے۔ یہ مانا گیا کہ پوسٹ آفس ٹیکس مشنص الیہ کا ایجنٹ ہوتا ہے۔ اس کیس کے اصول کا موجودہ کیس کے حقائق پر کوئی اطلاق نہیں ہے۔ اس معاملے میں سامان کی فروخت یا سامان کی ترسیل کے خلاف قیمت کی وصولی

یا اس جگہ سے متعلق نہیں تھا جہاں بیچنے والے کو سامان کی قیمت موصول ہوتی ہے۔ جواب دہندگان کے وکیل نے ہاؤس آف لارڈز میں انلین اینڈ سوڈا فیریک بنام بیسل کیمیکل ورکس (1) کے فیصلے کا بھی حوالہ دیا تھا بدشتی۔ اس صورت میں انگلینڈ میں ایک تاجر نے سوئٹزر لینڈ میں ایک صنعت کار سے سامان کو ڈاک کے ذریعے انگلینڈ بھیجنے کا حکم دیا۔ کارخانہ دار نے سامان کو ایک فارورڈنگ ایجنٹ سے خطاب کیا جس نے انہیں انگلینڈ میں تاجر سے خطاب کیا اور انہیں سوئس پوسٹ آفس پہنچایا جس کے ذریعے انہیں انگلینڈ بھیج دیا گیا۔ سامان اس طرح کے تھے کہ انہوں نے ایک ایجاد پر حملہ کیا جسے انگریزی اختراع کے ذریعے محفوظ کیا گیا تھا۔ یہ قرار پایا گیا کہ فروخت کا معاہدہ سوئٹزر لینڈ میں پوسٹ آفس کو ترسیل کے ذریعے مکمل کیا گیا تھا اور چونکہ پوسٹ آفس خریدار کا ایجنٹ تھا نہ کہ بائع کا، اس لیے بائع کے بارے میں یہ نہیں کہا جاسکتا کہ اس نے حق اختراع کے دائرے میں ایجاد کی خلاف ورزی کی ہے اور یہ کہ حق اختراع یافتہ کو حق اختراع کی خلاف ورزی پر بائع کے خلاف کارروائی کا کوئی حق نہیں ہے۔ اس صورت میں بھی سوئس صنعت کار کا اس وقت تک سامان پر کنٹرول رکھنے کا کوئی سوال ہی نہیں تھا جب تک کہ قیمت کی ادائیگی نہ ہو جائے اور نہ ہی موجودہ صورت میں پوسٹ آفس میں کسی مشروط ترسیل کا اور اس کے علاوہ سامان میں ملکیت کی منتقلی یا کسی کیریئر کو ترسیل کے ذریعے فروخت کے معاہدے میں سامان کی تخصیص سے متعلق کوئی معاملہ نہیں تھا۔

جواب دہندگان کے وکیل کی طرف سے یہ دلیل پیش کی گئی کہ جواب دہندگان نے خریدار کے کہنے پر پوسٹ آفس کو سامان پہنچایا اور یہ کہ پوسٹ آفس خریدار کو منتقل کرنے کے مقصد سے محض بیلی کے طور پر کام کرتا ہے۔

لیکن اس طرح کے بیلی کے طور پر بھی یہ بھیجنے والے کی ہدایات کے خلاف کارروائی نہیں کر سکتا اور خریدار کو ان کی قیمت موصول کیے بغیر سامان فراہم نہیں کر سکتا اور جب وہ بازیافت کرتا ہے تو وہ بھیجنے والے کی طرف سے اسے بازیافت کرتا ہے۔ یہاں تک کہ ترسیل کے لیے ضمانت بھی سامان کی فروخت کے قانون کی دفعہ 25 کے تحت آتی ہے اور اس میں صرف ایک مشروط تخصیص ہوتی ہے اور جب تک عائد کردہ شرط پوری نہیں ہوتی تب تک سامان منتقل نہیں ہوتا ہے۔ بھارتیہ کنٹریکٹ ایکٹ کی دفعہ 148 کے تحت 'ضمانت' ایک معاہدے پر ایک شخص کے ذریعے دوسرے شخص کو سامان کی فراہمی ہے کہ وہ، جب مقصد پورا ہو جائے گا تو انہیں واپس کیا جائے گا یا دوسری صورت میں ان کی فراہمی کرنے والے شخص کی ہدایات کے مطابق نمٹا دیا جائے گا۔ اس لیے بیلی کا فرض بھیجنے والے کی ہدایات کے مطابق سامان سے نمٹنا ہے اور اگر موجودہ معاملے میں ہدایت یہ تھی کہ سامان

خریدار کو ادائیگی پر پہنچایا جائے تو حاصل کرنے والا بیچنے والے کی طرف سے قیمت وصول کرے گی جہاں سامان خریدار کو پہنچایا گیا تھا۔

اس طرح قدر قابل ادائیگی ڈاک کے ذریعے اشیا کو بھیجنے کا اصول یہ ہے کہ تخصیص مشروط ہے اور سامان صرف اس وقت گزرتا ہے جب شرط پوری ہو جاتی ہے۔ یعنی ترسیل کے خلاف قیمت ادا کی جاتی ہے۔ پوسٹ آفس بیچنے والے کا ایجنٹ ہوتا ہے اور بیچنے والے کو بھیجنے کے لیے ترسیل کی جگہ پر خریدار سے قیمت وصول کرتا ہے۔ اس لیے موجودہ معاملے میں آمدنی حصہ A یا پارٹ C ریاستوں میں موصول ہوئی تھی نہ کہ رتلام میں۔ ہماری رائے میں پہلے سوال کا جواب کمشنر کے حق میں ہونا چاہیے تھا۔ یہ قرار پایا جانا چاہیے تھا کہ قدر قابل ادائیگی ڈاک کے ذریعے بھیجے گئے سامان کے سلسلے میں آمدنی حصہ A اور C ریاستوں میں موصول ہوئی تھی نہ کہ حصہ B ریاست میں۔

اگلا سوال بد قسمتی سے صحیح طریقے سے تیار نہیں کیا گیا ہے اور اس لیے اسے دوبارہ ترتیب دینا ضروری ہے جیسا کہ نارائن سودیشی ویونگ ملز بنام دی کمشنر آف ایکس پرائٹ ٹیکس (1) میں کیا گیا تھا۔ حقائق پر جو مناسب سوال پیدا ہوتا ہے وہ یہ ہے: "چاہے اس معاملے کے حقائق اور حالات کے مطابق حصہ A یا C ریاستوں میں کسی بینکر کی طرف سے بیچنے والے کی طرف سے بھیجے گئے سامان کے لیے ریلوے رسید کی فراہمی کے خلاف خریدار سے موصول ہونے والی ادائیگی ان ریاستوں میں ہو یا رتلام میں جو حصہ B ریاست تھی۔ ہم پہلے ہی سامان کی فراہمی کے دوسرے طریقے کے حوالے سے کاروبار کا راستہ طے کر چکے ہیں، یعنی، سامان ریل کے بذریعے بھیجا جاتا تھا اور خود کے حق میں ریلوے رسیدیں ایک بینک کے بذریعے اس ہدایت کے ساتھ بھیجی جاتی تھیں کہ انہیں ڈیمانڈ ڈرائٹ کی ادائیگی کے خلاف پہنچایا جائے اور ریلوے رسیدوں کے ساتھ بھیجا جائے۔ اب اس معاملے میں قدر قابل ادائیگی ڈاک کے ذریعے بھیجے گئے سامان کی طرح خود کے حق میں ریلوے رسیدیں خریدار کو اس وقت تک نہیں پہنچائی جاسکتیں جب تک کہ رقم کی ادائیگی نہ ہو جائے اور اگرچہ سامان کو ایک عام کیریئر کے حوالے کر دیا گیا تھا لیکن معاہدے کی تخصیص صرف مشروط تھی اور کارکردگی تب ہی مکمل ہوتی تھی جب رقم کی ادائیگی کی جاتی تھی اور ریلوے رسیدیں پہنچائی جاتی تھیں۔ ان معاہدوں کو حصہ A یا C ریاستوں میں انجام دیا گیا ہونا چاہیے اور ریلوے رسیدوں کی ادائیگی اور ترسیل کی جگہ پر بیچنے والے کے ایجنٹ کے طور پر بینک کو ادا کی جانے والی قیمت بھی ہونی چاہیے۔ اس لیے آمدنی، منافع اور فوائد ان ریاستوں میں حاصل ہوتے تھے نہ کہ رتلام میں۔ اس سوال کا جواب کمشنر کے حق میں بھی دیا جانا

چاہیے تھا اور ان لین دین سے پیدا ہونے والی آمدنی، منافع اور فوائد کو حصہ A یا C ریاستوں میں جواب دہندگان کو موصول ہونا چاہیے۔

دونوں صورتوں میں جواب دہندگان حصہ B ریاستوں پر لاگو ٹیکس کی رعایتی شرح کے حقدار نہیں ہوں گے۔

اس لیے اپیل منظور کی جاتی ہے۔ مدعا علیہان اس عدالت اور عدالت عالیہ کے اپیل کنندہ کے اخراجات ادا کریں گے۔

اپیل منظور کی جاتی ہے